# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Monday, December 22, 2003*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذین یذکرون اللہ قیما وقعودا وعلی جنوبھم
ویتفکرون فی خلق السموت والارض۔ ربنا ما خلقت
ھذا باطلا سبحنک فقنا عذاب النار۔ ربنآ انک من تدخل
النار فقد اخزیتہ وما للظلمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا

منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فاُمنا۔ ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفرعنا سیاتنا و توفنا مع الابرار۔ربنا واتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولاتخزنا یوم القیمة۔ انک لاتخلف المیعاد۔

(ترجمہ) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے ۔ تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگارنہیں ۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا۔ یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر۔ اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

(سورۃ آل عمران آیات ۱۹۱ تا ۱۹۴)

جناب چیئرمین:جزاک اللہ۔ جی غوری صاحب۔

POINT OF ORDER; RE: PROBLEMS FACED IN NADRA OFFICES

جناب بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئرمین! پہلے دنوں اجلاس میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ میں نے اٹھایا تھا۔ وہ عوام میں تشویش کا باعث بننے والا نادرا سے متعلق کمپیوٹرائز شناختی

کارڈ کا مسئلہ تھا۔ اس میں آپ نے ruling دی تھی کہ آج کے دن منسٹر صاحب نادرا کی کارکردگی اور اس کے کردار پر بات کریں گے، وضاحت کریں گے اور جواب دیں گے کہ ۲۱ دسمبر کی جو dead line ہے اس کو extend کرنے کی بات کی گئی تھی۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی ruling کے باوجود منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ تو اس حوالے سے میں چاہوں گا کہ اگر کوئی منسٹر ان کے behalf پر بات کرنا چاہیں یا ان کو message بھجوا دیں۔ یہ بہت important matter ہے۔

جناب چیئرمین: بات بجا ہے آپ کی. Minister for Parliamentary Affairs

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj**: Thank you. Honourable Chairman, sir. Interior Minister

صاحب کو جناب کا پیغام اور اس بارے میں House کی جو reservation تھی۔

It was conveyed sir. This morning even this matter was taken up. Sir, he is out side, he is not in Pakistan, he is in Dubai and will be returning back to Pakistan on 26th December. *Insha Allah* immediately he will be arriving here on the next day of the sesson of the Senate, sir. He shall be here to answer all the queries of the Honourable Members of the Senate.

**جناب بابر خان غوری**: جناب چیئرمین! اس میں جو problem ہے وہ یہ ہے کہ ۲۱ دسمبر deadline ہے۔ اگر وہ ۲۶ دسمبر کو آتے ہیں اور اگر اجلاس نہیں ہوتا۔ ۲۶ کو ہمارا last day ہے۔ تو اس میں یہ issue رہ جائے گا۔ یہ بہت ہی important issue ہے میں یہ چاہوں گا کہ رضا ہراج صاحب نے جو ابھی جواب دیا ہے۔ اس کا محکمہ اس مسئلے کو take up کرے اور ہاؤس کو next sitting میں بتا دیں کہ اس dead line کو extend کر رہے ہیں۔ دوسرا مسئلہ جو اٹھایا تھا کہ ۱۱ ہزار افراد کا جو data وہاں سے delete ہو گیا تھا اس کا back up بھی نہیں تھا۔ اس حوالے سے جو اس کی queries تھیں اس کا جواب چاہیئے۔ اس مسئلے کو فوری resolve کرنا ہے اور deadline کو جو ہم extend کرانا چاہتے ہیں۔ وہ بھی پھر delay ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: The honourable member has a valid point because of the announced dead line. I think if it can be taken up and the department can contact him and if he, on Wednesday when we meet again, has some substance that what can be done and if not, why not?

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب چیئرمین! دوسرا issue جو تھا وہ مجھے سمجھ نہیں آیا جو ۱۱ ہزار شناختی کارڈ کا ہے۔ please وہ repeat کر دیں۔

Mr. Chairman: Data wipe out

ہو گیا ہے۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! یہ اس لئے ہوا ہے کیونکہ جو dead line تھی اس کی وجہ سے لوگوں کا رش ہوا اور جب system over load ہوا تو data delete ہو گیا۔ رسیدیں نکل گئی ہیں لیکن data delete ہو گیا ہے۔ رسیدیں لوگوں کے پاس موجود ہیں لیکن شناختی کارڈ نہیں پہنچ رہے ہیں کیونکہ data موجود نہیں ہے۔ back up ہے یا نہیں ہے؟ اس کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں یہ ان کا مسئلہ ہے؟

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: I will take it up.

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

جناب رضا محمد رضا: الحمد اللہ و کفیٰ و سلام علیٰ من تبع الھدیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ملک کے تاریخ کے نہایت حساس لمحات میں اپنی گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین! یہ دسمبر کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ اس ملک کے عوام کو گزشتہ تین دہائیوں سے، اس کے ماضی کے نہایت تلخ یادوں کا احساس دلاتا رہا ہے۔ آج سے ۳۲ سال پہلے بھی ایک جنرل اس ملک پر مسلط تھا۔

جناب چیئرمین: Point of order پر کوئی recent issue ہو تو اس کو آپ دیکھیں۔

جناب رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! آپ مجھے ایک منٹ سنیں۔ جناب چیئرمین!

(مداخلت)

جناب محمد رضا حیات ہراج : جناب چیئرمین! یہ point of order نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! مختصر بات اور to the point ہونا چاہئے۔ یہ آپ کا point relevant نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! آج سے بتیس سال پہلے ہماری آئین ساز اسمبلی پر حملہ ہوا تھا۔ ہمارے ملک کے لاکھوں عوام کا قتل عام ہوا تھا۔ ہمارے ملک کو دولخت کیا گیا تھا۔ پھر جناب چیئرمین! تمام تباہیوں اور بربادیوں کے بعد جب باقی ماندہ آئین ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا تھا تو اس ملک کو ایک آئین دیا گیا۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! to the point and recent بات کریں۔

جناب رضا محمد رضا: جو 73 کے آئین سے مشہور ہے۔ جناب چیئرمین! اس آئین میں اس ملک کے اداروں کے اختیارات کا تعین کیا گیا۔ ان کے حقوق کا تعین کیا گیا۔ انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے اختیارات آئین میں لکھے گئے، اصول طے کئے گئے، ان کی دفعات طے کی گئیں۔

(مداخلت)

Mr.Chairman: It has to be a Point of Order of a recent event.

(interruption)

جناب چیئرمین: رضا صاحب! آپ بیٹھیں۔ ڈاکٹر شہزاد صاحب! آپ بولیں۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! یہاں پر کبھی دسمبر کا مہینہ discuss ہوتا ہے، کبھی ستمبر کا مہینہ discuss ہوتا ہے، کبھی جنوری کا مہینہ discuss ہوتا ہے۔ اگر point of order پر بات کرنی ہے تو پھر عوام کا مسئلہ لے کر آئیں اور discuss کریں۔ یہاں پر اپنے personal agenda کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ آپ آج ruling دیں کہ اگر کسی نے کوئی issue discuss کرنا ہے تو rule کے مطابق ہو، اس کے لئے motion لائیں اور اس کے

اوپر debate ہو ورنہ point of order کے cover کے اندر ہم کسی قسم کی بات اور specially اداروں کے خلاف بات سننے کے روادار نہیں ہیں۔ میں آج اس ایوان کے سامنے کہتا ہوں کہ اگر کسی نے اداروں کے خلاف اس ایوان میں بات کی تو ہم اس کے خلاف بھرپور آواز اٹھائیں گے۔ کسی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ اپنے personal مفادات کے لئے اداروں کو نشانہ بنائیں، اداروں کی تضحیک کریں کیونکہ اداروں کی تضحیک اس ملک کی تضحیک ہے، اس ملک کے عوام کی تضحیک ہے۔

**جناب چیئرمین:** منسٹر صاحب۔

**جناب محمد رضا حیات ہراج:** جناب! میں honourable chair سے request کروں گا، ہمارا Order of the Day ہے، ہمارا business ہے۔ آج private members کا business ہے۔ There are important issues for consideration sir,

(اس موقع پر اپوزیشن کے معزز ممبر رضا محمد رضا نے مداخلت جاری رکھی)

**جناب محمد رضا حیات ہراج:** یہ point of order نہیں بنتا۔ یہ یہاں تقریر جھاڑنا چاہتے ہیں، اپنی leadership جمانا چاہتے ہیں۔ انہیں یہ پتا نہیں کہ Rule 216 کے مطابق point of order کیا ہے۔ جب انہیں point of order کا پتا ہی نہیں، اس کی basis کا پتا نہیں ہے how can they raise a point of order sir, ہمارا Private Member's Day ہے۔

## LEAVE OF ABSENCE

**جناب چیئرمین:** آپ تشریف رکھیں۔ Now, I read the leave applications.

ڈاکٹر خالد رانجھا ناسازی طبیعت کی وجہ سے مورخہ 17 اور 19 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب محمد اکرم ذاتی مصروفیات کی بنا پر 19 دسمبر کو اجلاس میں

شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر محمد نصیر مینگل ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ,12,10 اور 15 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عارف جتوئی ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: رضا صاحب ! آپ بیٹھیں، proceeding چل رہی ہے ۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

(معزز رکن جناب رضا محمد رضا نے مسلسل مداخلت جاری رکھی)

جناب چیئرمین: نثار ۔ اے ۔ میمن ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 17 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 22 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب لیاقت علی بنگزئی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 22

دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

رضا صاحب! آپ بیٹھیں' ہاؤس کی proceedings ہو رہی ہیں۔ آپ بیٹھیں۔

(جناب رضا محمد رضا نے مسلسل احتجاج جاری رکھا)

کیا آپ بنگزئی صاحب کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: مولوی آغا محمد نے ذاتی وجوہات کی بنا پر آج مورخہ 22 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

مولوی آغا محمد: میں حاضر ہوں ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ۔ڈاکٹر عزیز اللہ سنکزئی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 22 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب رحمت اللہ کاکڑ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 22 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ثناء اللہ بلوچ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 22 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ایس ۔ ایم ظفر بعض وجوہات کی بنا پر مورخہ 19 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب احمد علی نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں سرکاری وجوہات کی وجہ سے مورخہ 22 اور 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ محترمہ زبیدہ جلال نے اطلاع دی ہے کہ وہ مصر کے سرکاری دورے پر ہیں' اس لئے وہ مورخہ 29 دسمبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گی۔ رضا صاحب! آپ بیٹھیں۔

Please sit down. I call upon Ch. Anwar Bhinder. Item No. 2 on the agenda.

BILL INTRODUCED

[THE CODE OF CIVIL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL, 2003]

**Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** I introduce a Bill, further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003].

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین ایوان سے walk out کر گئے)

**جناب چیئرمین:** آپ اس پر بات کرلیں۔

**چوہدری محمد انور بھنڈر:** جناب والا! اس Bill کی رو سے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ ضابطہ دیوانی میں یہ ترمیم کر دی جائے کہ جہاں ایک judgement کے ساتھ ' ایک حکم کے ساتھ ' ایک decree کے ساتھ پانچ چھ دعویٰ فیصلے ہوتے ہیں ' ان میں judgement ایک ہی ہوتی ہے لیکن public کو چھ چھ اپیلیں دائرکرنا پڑتی ہیں۔ اس قانون میں ترمیم کی رو سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جہاں ایک consolidated judgement ہو' ایک فیصلے کی رو سے عدالت فیصلہ کرے تو چھ اپیلیں دائر نہ کرنی پڑیں۔ ایک ہی اپیل کے ذریعے وہ آرڈر چیلنج کیے جاسکیں۔ اس سے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ عوام کو چھ چھ اپیلیں دائر نہیں کرنی پڑیں گی اور اس سے بہت سہولت ہو جائے گی۔ اس وقت judgement ایک ہی ہوتی ہے۔ under appeal ایک ہی ہوتی ہے لیکن چھ چھ اپیلیں' چھ چھ revisions اور چھ چھ petitions دائر کرنی پڑتی ہیں۔ اس Bill کا مقصد یہ

ہے اور اس لحاظ سے دفعہ 96-A add کی گئی ہے ۔جس کی رو سے آئندہ آنے والے وقتوں میں لوگوں کی سہولت کے لیے یہ اجازت ہو سکے گی۔

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, there is no opposition to raise sir. I should be allowed .

Mr. Chairman: O.K. Then...

آپ introduce کر دیں، اس کے بعد ان کا matter ختم ہو جائے گا۔ Bill کا introduction ہو جائے پھر اس کے بعد دوبارہ آپ کے پاس آتا ہوں۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I introduce a bill further to amend the code of civil procedure 1908 [The code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2003].

Mr. Chairman: The Bill is introduced and stands referred to the Standing Committee concerned to be constituted in due course.

جناب کامل علی آغا: جناب میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو بل ترمیم کے لیے پیش کیا ہے، ۔اس کے لیے ایک ہدایت فرمائی جائے کہ جو original annexure ہے اس کی copy بھی ممبران کو دی جائے۔ تاکہ جو ترامیم اس قانون میں کی جانی مقصود ہیں، اس کے متعلق آگاہی حاصل کی جا سکے اور ہم اس کے متعلق کوئی رائے دے سکیں۔ ہم نے اس پر ووٹ دینا ہوتا ہے ۔ جب تک اصل قانون کا مسودہ ہمارے سامنے موجود نہیں ہوگا اس وقت تک ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ترمیم کس جگہ پر مقصود ہے اور ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ہمارے پاس وہ مسودہ موجود ہوگا تو اس کے اوپر رائے دی جا سکے گی بلکہ مناسب یہ ہوگا کہ اس Bill کی copy دو دن پہلے ممبران کو دی جائے اور جو مجوزہ ترامیم ہیں وہ بھی جیسے دو دن پہلے ایجنڈا آتا ہے، دی جا سکیں تاکہ اس کے اوپر رائے قائم کی جا سکے۔ہمیں یہ پتا ہی نہیں ہے کہ کس جگہ، کونسی ترمیم اور کونسے قانون میں یہ ترمیم کی جا رہی ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک Bill کے notice دینے کا تعلق ہے ، جب ہم notice دیتے ہیں تو اس کے بعد یہ Bill circulate کیا جاتا ہے ۔ ہمیں وہ ایک کاپی آتی ہے۔ وہ آج سے دو یا چار مہینے پہلے آئی تو یہ معاملہ تو آج آرہا ہے ۔ ہر ممبر صاحب وہ Bill سنبھال کر اور لیکر نہیں آتا ہے ۔ بہتر یہ ہوگا کہ ایجنڈے کے ساتھ ہی circulate ہو۔ جو بھی Bill آئے اس کی کاپی ساتھ لگائی جائے تاکہ ممبر صاحبان دیکھ سکیں اور جس نے اس کے متعلق کوئی رائے زنی کرنی ہے اس کو موقع ملے کہ وہ رائے قائم کر سکے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے ۔ جس نے ووٹ دینا ہے تو اسے پتا ہونا چاہیے کہ کیا مسئلہ ہے۔ اس کو کر دیں گے۔

جناب کامل علی آغا: اس ترمیم کا بھی پتا ہونا چاہیئے کہ کونسی جگہ---

Mr. Wasim Sajjad: It is my humble request because Secretariat does circulate them at the time. I think the Bills ......

جناب چیئرمین، کمیٹی میں جب جاتا ہے تب بھی۔

Mr. Wasim Sajjad: But today, for example, when the honourable Senators have to vote on it, I think, with the agenda which is sent yesterday, the night before, the aims and objects of the Bill and together with the text of the law, in which the amendment is to be made. Otherwise sir, it will not be intelligible to the Senators as to what is precise amendment and what is the purpose of the amendment. So, I would support this request and I will be grateful if your honour can pass an order about it.

جناب چیئرمین: جی رانجھا صاحب۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب! اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور آپ نے پہلے بھی observe کیا تھا کہ آئندہ سے جب بھی کوئی Bill کا مسئلہ آئے گا، جب ترمیم کی بات

آئے گی تو orginal law پیش کیا جائے گا۔ہر دفعہ ہم یہی بات کرتے ہیں اور ہر دفعہ یہی بات ہوتی repeat ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق جو بھی آپ نے کرنا ہے ایک جامع order پاس کر دیں تا کہ آئندہ اس میں کوئی لغزش نہ ہو۔

**جناب چیئرمین:** I think agree ہو گیا ۔ We will do it. Item No.4, Mian Raza Rabbani.

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj:** Sir, since there is no mover, I request this august House and to you sir, that this matter has therefore, lapsed.

**Mr. Chairman:** Item No.6 in the name of Mr. Farhatullah Babar. Stands lapsed. Item No.8 in the name of Mian Raza Rabbani. Stands lapsed. Now, I come to the commenced motions.

Item No 10. We may resume further discussionon the motion moved by Mr. Babar Khan Ghori on 22nd September, 2003 that the House may discuss the overall performance of Pakistan Television Corporation.

FURTHER DISCUSSION ON PERFORMANCE OF PTV

**جناب بابر خان غوری:** اس میں last time یہ بات طے ہوئی تھی کہ وزیر صاحب کے سامنے اس issue پر معزز ممبران بات کریں گے لیکن last time بھی وزیر صاحب موجود نہیں تھے اور آج بھی وہ موجود نہیں ہیں and I don't know وہ ملک میں ہیں یا نہیں۔ میرے خیال میں قصوری صاحب کو information کا charge دے دیا جائے اور ان کا charge وزیر اطلاعات کو دے دیا جائے کیونکہ وہ زیادہ تر باہر ہی رہتے ہیں اور کیونکہ کافی دنوں سے یہ motion pending پڑی ہوئی ہے ۔

**جناب چیئرمین:** میرے خیال میں وہ ملک میں ہی ہیں، آجائیں گے۔

جناب بابر خان غوری: اگر آجائیں تو بہت اچھا ہے ' extra کیمرے نہیں آئے اگر extra کیمرے آتے تو پتا چلتا کہ وہ آ رہے ہیں لیکن وہ نہیں آئے۔ جناب یہ بہت important issue ہے ' اس کو دیکھ لیں کہ اس پر بحث مکمل ہو جائے' یہ بہت عرصے سے pending ہے اور میرے خیال میں ہمارے معزز وزیر صاحب ضرور اس پر کچھ کہنا چاہیں گے ' اگر کوئی سینیٹر صاحب PTV پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد عباس کمیلی: جناب والا' کیمرے آتے تو ہمیں وزیر صاحب کے آنے کی کوئی امید ہوتی چونکہ کیمرے نہیں آئے اس لئے ان کے آنے کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے اس معاملے کو کسی اور دن پر رکھ لیا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا' کوئی اطلاع ہے کہ وہ آرہے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ normally عام procedure یہ ہے کہ اگر کسی وزیر صاحب کے متعلق کوئی item ہو تو کم از کم آپ کو ضرور اطلاع دے کہ وہ نہیں آرہے اور اس وجہ سے نہیں آرہے۔

جناب چیئرمین: ہراج صاحب' آپ سے وزیر اطلاعات کی کوئی بات ہوئی ہے؟

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب والا' آج میرا شیخ صاحب سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ I suppose that he is not coming today, I shall request the honourable member کہ اس item کو آج defer کر دیا جائے اور next sitting پر take up کیا جائے۔

Mr. Chairman: Alright, this is general consensus, we will defer it and next time the Minister should be here.

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب والا' یہ item تین دفعہ delay ہو چکی ہے ' بہتر یہ ہو گا کہ پہلے وزیر صاحب سے تاریخ لے لی جائے اور پھر یہ item رکھی جائے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی تجویز ذہن میں رکھیں گے۔

جناب مہیم خان بلوچ۔ پہلے دن جب اس item پر گفتگو ہوئی اس دن وزیر اطلاعات حاضر تھے ' انہوں نے اعتراف بھی کیا تھا' آج باقاعدہ اس Motion پر discussion ہونی تھی لیکن افسوس ہے کہ وزیر صاحب نہیں آتے ہیں اور وہ بڑے ذمہ دار ہیں اور ذمہ داری محسوس بھی

کرتے ہیں ۔ اگر آج یہاں ہوتے تو اس motion پر discussion ہوتی تاکہ PTV کے حوالے سے جو کمزوریاں ہیں ان پر بحث ہوتی لیکن افسوس ہے کہ وہ نہیں آتے ، لہذا آپ سے اور ایوان سے یہی درخواست ہے کہ جب بھی پی ٹی وی کی Motion ایوان میں آئے ان کو یہاں حاضر ہونا چاہیئے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** اکرم صاحب۔

**جناب محمد اکرم :** جناب والا، یہ موشن پہلے بھی table ہوئی اور پھر defer ہوئی تھی اور یہ کافی delay ہوتی چلی آ رہی ہے ۔میری گزارش یہ ہے کہ جب بھی ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس پر discussion کرنی ہے تو ہم بھی اس کو خاصا وقت دیتے ہیں ، اس کو study کر کے آتے ہیں ۔ ہمارا وقت بھی اتنا ہی قیمتی ہے جتنا کہ وزیر صاحب کا قیمتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ وزیر صاحب کو پابند کیا جائے کہ ہمیں ایک وقت بتا دیں کہ کب وہ یہاں پر ہوں گے اور اس پر discussion ہوگی تاکہ ہم اس چیز کو سامنے رکھ کر اس کو discuss کریں۔ اب یہ دوبارہ defer ہوگی اور کوئی امید نہیں کہ اگلی دفعہ دوبارہ وزیر صاحب یہاں موجود ہوں گے یا نہیں۔ discussion ہوگی یا نہیں ہوگی۔ ہم اس پر دوبارہ تیاری کر کے آئیں گے ، دوبارہ ہمارا وقت ضائع ہوگا۔ دوبارہ ہم اسی طرح چلے جائیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ کوئی time limit رکھیں اور وزیر صاحب کو پابند کریں تاکہ جو critical matters ہیں وہ ایوان میں effectively discuss ہو جائیں۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر نگہت آغا۔

**ڈاکٹر نگہت آغا:** جناب والا، میرا point ٹی وی کے متعلق نہیں بلکہ عام پبلک کے متعلق ہے ۔ weekend پر دوبارہ آٹے کی قیمت ایک دو روپے بڑھی ہے ۔

**جناب چیئرمین:** ایجنڈے کے حساب سے چلتے ہیں ، اس معاملے کو بعد میں لے لیں گے۔

**ڈاکٹر نگہت آغا:** جناب والا، میں چار دن سے کھڑی ہو رہی ہوں مجھے وقت نہیں دیا جا رہا۔

جناب محمد عباس کمیلی۔ آٹے کا معاملہ بالکل مختلف ہے میرے خیال میں اس issue کو پہلے ختم ہونا چاہیے اس کے بعد آٹے کے مسئلے کو لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: وہ issue تو defer ہو گیا۔

ڈاکٹر نگہت آغا: آپ درست فرماتے ہیں لیکن میں کتنی دفعہ کھڑی ہوئی ہوں مجھے وقت نہیں مل رہا۔ میں بیٹھ جاتی ہوں تاکہ وہ اپنی discussion کر لیں but I am protesting against it.

Mr. Chairman: Item No. 11, there is a request for deferment. No. 12 deferred. Item No. 13 stands in the name of Muhammad Akram.

MOTIONS MOVED -

I) RE: THE PERFORMANCE OF NHA

Mr. Muhammad Akram: I beg to move that this House may discuss the performance of the National Highways Authority with particular reference to the construction of Pindi Bhattian-Faisalabad Motorway.

I think the Minister again is not present.

Mr. Chairman: Yes the Minister again is not here.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Probably you have seen his leave application.

جناب چیئرمین: ہاں ان کی leave application آئی ہوئی ہے۔

Mr. Muhammad Akram: Sir, may I request that this may be deferred.

Mr. Chairman: Fine. Yes, Prof. Muhammad Saeed Siddiqui, do you want to say something.

**Prof. Muhammad Saeed Siddiqui:** Sir, coming back to item No. 11, third time it is being deferred and the Minister for Education is rarely in the House. Again I would say that we should fix the date and make the Minister reminded about its importance. Last time the mover was allowed only 5 minutes to speak on the subject and then it was deferred again. So, this is a subject of national importance, therefore, due importance should be given to it.

**Mr. Chairman:** Certainly, the point is valid and it should be taken note of. Item No.14, again there is a request for deferment.

جناب بابر خان غوری: جناب والا! میں اس کو پیش کروں گا، پھر آپ اس کو defer فرما دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جیسے آپ چاہیں۔

II) RE: THE PERFORMANCE OF PWD

جناب بابر خان غوری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ " یہ ایوان پاکستان پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی مجموعی کارکردگی پر بحث کرے"۔

COMMENCED RESOLUTION: RE: EXTENSION GIVEN TO THE GOVERNMENT EMPLOYEES AFTER SUPERANNUATION

**Mr. Chairman:** It is deferred. Item No. 15 stands in the name of Haji Liaquat Ali Bangulzai, not present.

Item No. 16 stands in the name of Prof. Khurshid Ahmed. Now we take Commenced Resolution Item No. 17 i.e., further consideration of the following resolution moved by Mr. Babar Khan Ghori on 17th June, 2003:-

"This House resolves that extension should not be given to the

government employees after superannuation".

جناب بابر خان غوری: جناب! اس پر last time debate ہوئی تھی اور ممبران کی majority کی یہ خواہش تھی کہ سرکاری ملازمین کو retirement کے بعد توسیع نہ دی جائے لیکن قاضی صاحب اس میں ایک amendment کرنا چاہ رہے تھے جس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی amendment اب دے دیتے ہیں تو اس پر آپ voting لے لیں۔یہ بھی کافی عرصے سے pending ہے۔ اس کو آج close کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی رانجھا صاحب۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب والا! میں اس پیش کردہ Resolution کے بارے میں اپنی رائے دوں گا کہ اس میں یہ ترامیم لے کر آئیں کیوں کہ جو موجودہ Act, 1975 and 1976 ہے ان دونوں میں دفعات موجود ہیں جن کی رو سے in public interest حکومت کو اختیار ہے، صدر صاحب کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں re-employ کر سکتے ہیں۔ ان کی منشا درست ہے۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں لیکن ہر قانون میں لکھا ہوا ہے کہ office to be held by a former judge وہاں پر بھی re-employment آ جاتی ہے۔ اسی طرح Ombudsman a former judge تو جتنے بھی قوانین ہیں، ہر قانون میں ایسی شق موجود ہے بالخصوص Civil Servant 1973 and 1974 Act ہے۔ یہ پنجاب کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں، سندھ میں بھی ہے کہ یہاں پر re-employment ہوتی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر اس کو یوں کیا جائے کہ

"It should come in the shape of amendment to the law"

تاکہ اس پر عمل ہو سکے otherwise this resolution would be a still born child, it is of no use.

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! ایوان میں جب قرارداد پیش کی جاتی ہے، وہ ایوان کی رائے کا ایک expression ہوتا ہے کہ ہاؤس یہ چاہتا ہے اور ہاؤس یہ پاس کرتا ہے یا یہ قرارداد ہاؤس نے منظور کی ہے۔ اب وہ قرارداد حکومت کے پاس جاتی ہے، حکومت اس پر غور

کرتی ہے اور اگر اس میں ترامیم کی ضرورت ہے، تو میرے خیال میں بہت سے قوانین میں ضرورت ہوگی کیونکہ جو بھی superannuation کی power ہے اس power کو جہاں جہاں بھی----- اگر حکومت اس قرارداد کو منظور کرتے ہوئے یا اس قرارداد پر عملدرآمد کرنے کے حق میں ہو تو پھر حکومت خود ہی قوانین تجویز کرے گی کہ ان قوانین میں یہ یہ ترامیم کردی جائیں۔ لیکن یہ ایک قرارداد ہے جو ہمیشہ recommendatory ہوتی ہے اور حکومت کو چلی جاتی ہے۔ اس کے بعد فیصلہ حکومت نے کرنا ہوتا ہے۔ تو جناب والا! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے قانون میں ترمیم کی جائے، میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد کے راستے میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد حکومت نے یہ سمجھا کہ یہ قرارداد جو پاس ہو کر آئی ہے اس کو واقعی implement کرنا ہے تو وہ قوانین کو خود ایوان کے سامنے لے آئے گی اور ترامیم کردے گی۔ اس لئے میری مؤدبانہ رائے یہ ہے کہ اس قرارداد کو پاس ہونے میں ان ترامیم کا لانا، معذرت کے ساتھ رانجھا صاحب سے عرض کروں گا، میں سمجھتا ہوں یہ ضروری نہیں ہوگا اور یہ قرارداد یونہی لاحاصل نہ کر دی جائے۔ یہ بڑی ضروری قرارداد ہے۔ اس کو اگر ایوان پاس کر دے تو میں سمجھتا ہوں یہ زیادہ مناسب اور بہتر ہوگا۔ شکریہ۔

**Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf:** Sir, I want to clarify the discussion that took place last time, in which I had pointed out that there is a problem that in case we have a blanket ban then we are denying some of those extensions also which are extremely necessary in public interest and I quoted the examples. For example, if a project is half way complete and somebody is incharge or working on it and it is considered necessary that he must continue, we should not have a blanket ban that it cannot be done or in case a person with requisite qualification is not available and 'therefore' it is considered necessary to give the extension then again we should not totally put a bar.

اس لئے میں نے ایک amendment propose کی تھی which the honourable member has agreed which was that we add to his Resolution and I will read out his Resolution which was: "This House resolves that extension should not be given to the government employees after superannuation.".

اور اس میں to be added: "unless such extension is necessary inpublic interest. " So that we cover those eventualities where this extension becomes a compulsion and we don't just say کہ نہیں بالکل نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: تھہیم صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم ، جناب چیئرمین، ان کو بھی یاد ہوگا میں نے ایک amendment دی تھی کہ یہ total ban نہیں ہونا چاہیئے ' There should be exception of scientist, educationist and such categories whose services are required.

تو اس پر complete ban, نہیں ہونا چاہیئے۔ اس پر غوری صاحب نے بھی اس دن کہا تھا اور agree بھی کیا تھا general discussion میں اور جناب میں غوری صاحب کو عرض کروں گا کہ PTCL میں جنرل منیجر گریڈ 21,22 میں superannuation پر ریٹائر ہوئے، ہیں پھر وہ re-employ ہوئے ہیں دو تین لاکھ روپے میں۔سارا سسٹم ایسا ہے جس کو review کرنا ہے کہ اگر ان کو extension ملتی تو اچھا تھا۔ PTCL میں اگر آپ دیکھیں تو سارے ایسے ہی re-employ ہوئے ہیں۔ جو ایک دن ریٹائر ہوا دوسرے دن تین، تین۔ چار، چار لاکھ میں contract basis پر appoint ہوا ہے۔ تو it is unfair but اس میں scientist, educationist and specialised field کی exception کی جائے اگر اس کو extension ملتی ہے تو اچھی بات ہے۔ اگر ہوتی ہے re-employment تو الٹ بات ہو جاتی۔

Mr. Chairman: I will come to you. Wasim Sajjad Sahib.

Mr. Wasim Sajjad: I will request the honourable Senator Babar

Khan Ghori that this is a sensitive matter and it would also have an impact on the present Government's policy. Although the present Government's policy is that extensions are not given as a matter of routine. They are only given in the public interest when some other suitable replacement is not available but, nevertheless, to properly rephrase this resolution and bring it in the form which is really representing the consensus of the House. I would request the honourable Senator to defer it so that we can finalise it in the next meeting.

Mr. Chairman: Any more comments on this? Yes, Babar Khan Ghori Sahib.

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! جیسے Leader of the House نے کہا ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ مسئلہ کافی دنوں سے pending پڑا ہوا ہے۔ اور اس دوران بےشمار لوگوں کو extension ریٹائرمنٹ کے بعد دے دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی change بھی کرنی چاہیے۔ اور last time بھی اس کے بارے میں کہا گیا تھا جیسے تھہیم صاحب نے کہا تھا کہ کوئی scientists or educationists ہوں بہت زیادہ۔ لیکن رانجھا صاحب کا point بھی valid ہے۔ کہ یہ already قانون میں موجود ہے اور اسی چیز کی وجہ سے اس کا سہارا لے کر ہر آدمی کو extension دی جائے جبکہ اس کی شاید ضرورت محسوس نہ ہو۔ تو اس حوالے سے اس قرارداد کو لایا گیا۔ لیکن چونکہ قاضی صاحب نے چاہا تھا کہ کچھ special cases کے حوالے سے تو جیسے وسیم سجاد صاحب نے کہا ہے، I don't mind اگر اس کو defer کر دیا جائے۔

جناب وسیم سجاد: جناب چیئرمین! جنہوں نے ترامیم دینی ہیں وہ باقاعدہ طور پر notice دے دیں تاکہ اس کو صحیح بنایا جائے۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب notice دے دیں۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین! extension or re-employment کے قانون میں وہاں لفظ extension نہیں ہے وہاں لفظ re-employment ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو مزید جامع بنانے کے لئے extension اور re-employment دونوں کر دیں۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے notices آپ، قاضی صاحب یا اور جو بھی چاہتے ہیں دے دیں۔جی کاکڑ صاحب۔

جناب محمد سرور خان کاکڑ: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اصل میں یہ بڑی important قرارداد ہے۔ اس کو بے شک قانون کی شکل میں لانا چاہیے تاکہ ہمیشہ کے لئے قانون رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بھی حکومت کے پاس قرارداد گئی ہے۔ اس پر حکومت نے کبھی بھی عملدرآمد نہیں کیا ہے اور نہ ہی کبھی پورے ہاؤس کی قرارداد کو حکومت زیرغور لائی ہے۔ لہذا آپ کو معلوم ہے کہ نواز شریف کی گزشتہ حکومت جانے کے بعد تمام حکمرانوں نے یہی بات کہی تھی کہ ہم صدر، وزیراعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ کے جو prerogative powers ہیں وہ ختم ہو جائیں گے اور یہی جو موجودہ سسٹم اور نظام ہے ان باتوں کے نتیجے میں یہاں تک پہنچا ہے۔ تو prerogative powers جہاں ہوتے ہیں وہاں خرابیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں، وہاں اقرباء پروری اور پسماندہ چھوٹے صوبوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ تو یہ prerogative powers اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ ریٹائرڈ لوگوں کو re-employ نہیں ہونا چاہیے۔ چونکہ پرانے لوگ اپنا وکٹ کھیل چکے ہوتے ہیں۔ لہذا وہ اس کے قابل ہی نہیں ہوتے۔ اگر یہ روایت ختم نہیں کی جاتی تو ملک میں بے روزگاری رہے گی اور نوجوانوں کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے کے لئے موقع نہیں ملے گا۔ لہذا یہ چیزیں ختم ہونی چاہییں اور جتنے بھی لوگوں کو extension یا re-employment دیا گیا ہے وہ ان کے منظور نظر لوگ ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کاکڑ صاحب، اس پر پوری بحث ہوگی اور آپ کا نقطہ نظر سنا اور رکھا جائے گا۔

جناب محمد سرور خان کاکڑ: تو میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور اس کو قانون کی شکل میں لانا چاہیے۔ یہ بہانے کے لئے حکومت اپنے لوگوں کو آگے لانا چاہتی ہے۔ تو

ہم چاہتے ہیں کہ اس کو ختم کیا جائے اور قانون کو موثر بنایا جائے۔

جناب چیئرمین، اس کو defer کرتے ہیں اور جو بھی آپ اس میں ترامیم چاہتے ہیں اس کے لئے notices دے دیں۔جی وسیم صاحب۔

**Mr. Wasim Sajjad:** Mr Chairman, sir, the Prime Minister has, today, called a meeting of the Parliamentarians to discuss some very important issues. So, I would request, I am sure, the House will join me in that request that the House may be adjourned till day after tomorrow so that they can attend the Parliamentary Meeting.

**Mr. Chairman:** O.K. if that is the general consensus, the House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 24th of December, 2003, at 5.30 P.M. Thank you very much.

---

*[The House was then adjourned to meet again at 5.30 in the evening on Wednesday, the 24th of December, 2003.]*

---